سوال

میرا حمل تیسرے ماہ میں ہے، میرے ڈاکٹر نے مجھے وضوء میں پاؤں بیسن تک اٹھانے سے منع کیا ہے، کیونکہ اس میں بہت خطرہ ہے، میں گھر میں ہی ہاتھ میں وضوء کرتی ہوں، لیکن اس پر عمل کرتی ہوں، بسن تک پاؤں اٹھا کر وضوء کرنے کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا موقت طور پر ولادت تک میرے لیے پاؤں کے اگلے حصہ پر مسح کرنا حرام تو نہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

پاؤں دھونا وضوء کے فرائض میں شامل ہوتا ہے، اس کے بغیر وضوء صحیح نہیں، صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (69761) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے

آپ اپنی اس مشقت کو دو چیزوں پر عمل کر کے دور کر سکتی ہیں:

اول:

پاؤں کو اٹھائے بغیر ہی اس پر کپ یا گلاس یا پھر ہاتھ کے ساتھ پاؤں پر پانی ڈال لیں، جب سارے پاؤں پر پانی ڈال لیا جائے تو اس طرح واجب پورا ہو جائیگا، اور اس طرح وضوء صحیح ہے، اس میں ہاتھ سے ملنا شرط نہیں

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"ہمارا مذہب ہے کہ وضوء میں اعضاء کو ملنا سنت ہے واجب نہیں، اگر اعضاء پر پانی بہا دیا جائے اور اپنے ہاتھ نہ چھوئے، یا پھر زیادہ پانی میں عضو کو ڈبو دیا تو اس کے وضوء اور دھونے کے لیے یہی کافی ہے، اکثر علماء کرام کا یہی قول ہے

لیکن امام مالک اور مزنی رحمہما اللہ نے وضوء اور غسل میں ملنے کی شرط رکھی ہے" انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (214/2).

دوم:

آپ گھر میں وضوء کریں اور پاؤں دھو کر جرابیں پہن لیں، اگر جرابیں پہننے کے بعد وضوء کرنا چاہیں تو آپ چوبیس گھنٹے جرابوں پر مسح کر لیں جب تک آپ شہر میں مقیم ہوں، لیکن اگر آپ سفر میں ہوں تو پھر بہتر گھنٹے (72) مسح کر سکتی ہیں

موزوں اور جرابوں پر مسح کرنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (9640) اور (8186) کے جوابات کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

90218